سوال

اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنا

جواب

لحمد للہ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ سے شادی نہیں کی بلکہ وہ تو آپ کی باندی اور لونڈی تھی، جو صلح حدیبیہ کے بعد مصر کے بادشاہ مقوقس نے تحفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی.

لونڈی سے استمتاع اور مباشرت کرنا جائز ہے چاہے وہ مسلمان نہ بھی ہو کیونکہ وہ ملک یمین یعنی لونڈی ہوتی ہے اور اللہ تعالی نے لونڈی مباح کی ہے اور اس کے لیے مسلمان ہونے کی بھی شرط نہیں رکھی.

سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، بجز اپنی بیویوں کے یا لونڈیوں کے تو وہ قابل ملامت نہیں (6-5).

نصرانی و عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کرنا تو یہ بھی نص قرآنی سے جائز ہے، جیسا کہ سورۃ المائدۃ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

لیے پاکیزہ اشیاء حلال کر دی گئی ہیں، اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور پاکباز مومن عورتیں اور ان لوگوں کی پاکباز عورتیں جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے جب تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو، اور وہ پاکدامنی اختیار کرنے والی ہوں، نہ کہ خفیہ دوست بنا۔

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ص قرآنی کی بنا پر کتابی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

من عورتیں، اور ان لوگوں کی پاکباز عورتیں جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے .

دامن عورتیں ہیں، اور محصنات المحرمات جن کا ذکر سورۃ النساء میں ہوا ہے ان سے مراد شادی شدہ عورتیں ہیں، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : جو محصنات مباح ہیں وہ آزاد عورتیں ہیں، اسی لیے اہل کتاب کی لونڈي حلال نہیں، لیکن پہلا کئی ایک وجوہات کی بنا پر پہلا قول صحیح ہے، پھر اس کے بعد ابن قیم رحمہ اللہ۔

سبحانہ وتعالی نے ہمارے لیے اہل کتاب کی پاکدامن اور عفت و عصمت کی مالک عورتیں مباح کی ہیں، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے اس پر عمل بھی کیا، چنانچہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے نصرانی عورت سے شادی کی، اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ایک عیسائی عورت

بداللہ بن احمد کہتے ہیں :

"میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ : کیا مسلمان شخص کسی عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کر سکتا ہے ؟

نہوں نے جواب دیا :

ہ پسند نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو بعض صحابہ کرام نے بھی اس پر عمل کیا ہے .

ۃ(795-794/2).

ں کے جواز کا کہیں تو بلاشک وشبہ یہ واضح نص قرآنی کی بنا پر ہے، لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ کئی ایک امور کی بنا پر مسلمان شخص کو اس وقت اہل کتاب کی عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے :

لی وجہ :

اب کی عورت سے شادی کرنے کی شرط ہے کہ وہ عورت عفت و عصمت کی مالکہ اور پاکدامن ہو، لیکن اس وقت اس معاشرے اہل کتاب کی عورتیں عفت و عصمت کی مالکہ بہت ہی کم ہونگی.

ں :

ب کی عورت سے شادی کی شروط میں شامل ہے کہ ولایت و فوقیت مسلمان شخص کو حاصل ہو، لیکن اس دور میں جو حاصل ہے وہ یہی کہ جو شخص کافر ممالک میں جا کر اہل کتاب کی عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ اسے اس عورت سے اپنے قوانین کے مطابق شادی کرنے کی اجازت دیتے ہیں، اور وہ اس مسلمان

سان مرد کی ولایت کا بھی اعتراف نہیں کرتے کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کا ذمہ دار اور ان پر حاکم ہوگا، جیسے ہی عورت ناراض ہوئی تو گھرانہ تباہ ہو جاتا ہے اور وہ عورت اپنے ملک کے قانون کی طاقت سے بچوں کو لے کر چلی جاتی ہے، اور اگر کفریہ ملک میں نہ بھی رہتی ہو بلکہ مسلمان ملک میں منتقل ہونے کے بعد :

ں :

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسلمان عورتوں میں سے بھی دین کا التزام کرنے والی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے، لیکن اگر مسلمان عورت اللہ کی توحید کو ماننے کے باوجود دین اور اخلاق کی مالکہ نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت سے شادی کی ترغیب نہیں دلائی.

باشرت و جماع واستمتاع کا نام نہیں ہے، بلکہ شادی تو اللہ سبحانہ وتعالی اور خاوند کے حقوق کی دیکھ بھال کا نام ہے، اور اسی طرح خاوند کے گھر اور اس کی عزت ومال کی حفاظت اور بچوں کی تربیت کو شادی کہا جاتا ہے، تو پھر ایک کتابی عورت بچوں کی تربیت کس طرح کر سکتی ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کریں جبکہ

اور پھر خاوند اپنے بچوں کو ایسی ماں کے سامنے چھوڑ دے گا جو اللہ کے ساتھ شرک کرتی اور اللہ تعالی کے ساتھ کفر کرتی پھرے ؟

بھی ہیں لیکن ہم اس کی نصیحت نہیں کرتے، اور نہ ہی اس کی ترغیب دلاتے ہیں، کیونکہ اس کا انجام اچھا نہیں، لہذا عقل و دانش رکھنے والے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اپنا نطفہ کہاں رکھ رہا ہے، اور اپنے بچوں کے دین اور ان کے مستقبل کو مد نظر رکھے، اسے اس کی شہوت اور دنیا کی چکا چوند روشنی اند

معلوم ہونا چاہیے کہ اگر اس نے اس طرح کی شادی صرف اس لیے ترک کی کہ وہ اپنے دین اور اپنے بچوں کی افضلیت چاہتا ہے اور دین کو ترجیح دیتا ہو تو اللہ سبحانہ وتعالی اسے اس کا نعم البدل ضرور عطا فرمائیگا.

کیونکہ جو کوئی شخص بھی اللہ کے لیے کسی چیز کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے ، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے بلکہ اللہ کی وحی سے زبان کو حرکت دیتے ہیں .

ِ سبحانہ وتعالی ہی سیدھی راہ کی ہدایت دینے والا ہے ،

واللہ اعلم .